

قرآن کریم میں مذکور اسماء النبی ﷺ کی تفہیم اور مطالعہ سیرت میں ان کی اہمیت

Understanding the Names of the Prophet ﷺ mentioned in the Holy Quran and their importance in the study of biography

*Muhammad Muzamil Hussain

**Shams ul Arfin Waraich

In the Qur'an, Allah mentioned His Beloved ﷺ in addition to his personal names, but also with different attribute names which, apart from his greatness and dignity, highlight different aspects of the life of the Prophet ﷺ. Along with increasing the love of the Prophet ﷺ, these names cover various aspects of the Prophet's life, from which many jurisprudential issues can be derived in addition to his dawah life, private and political affairs. Therefore, your names are scattered in the Holy Quran like pearls, which the people of love wrap around their necks and live in the love of the Prophet ﷺ. In the article under review titled "Understanding the Names of the Holy Prophet ﷺ in the Quran and their Importance in Studying the Prophet's Sirah" the personal and attribute names of the Holy Prophet ﷺ will be explained in the light of different interpretations and hadiths which will not only make it possible to understand the blessed name but will also shed light on various aspects of Seerat e Tayyaba ﷺ.

Key words: Names of the Prophet ﷺ, Prophet's biography, personal names, attribute names, study of the Qur'an.

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی آخر الزماں ﷺ کو ذاتی ناموں کے علاوہ مختلف صفاتی اسماء سے بھی یاد فرمایا جو آپ کی عظمت و رفعت کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں یہ اسماء محبت رسول میں اضافے کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں جس سے آپ کی دعوتی زندگی، خانگی و سیاسی امور کے علاوہ کئی فقہی مسائل بھی اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ قرآن مجید میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی اسماء کے علاوہ مختلف مقامات پر صفاتی اسماء بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ اور ہر مقام پر اس کا انداز مختلف ہے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر اللہ سبحانہ اپنے پیارے حبیب کو محبت بھرے القابات و صفات سے یاد فرما رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ اس کا محبوب چادر اوڑھے ہوئے

*M.Phil Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, Riphah International University Faisalabad

**Dr.Shams ul Arfeen Assistant Professor (Islamic Studies) Alkaram International Institute, Bhera
dr.shams-ul-arfeen@aki.edu.pk.

ہیں تو فرمایا: "يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ" ¹ "يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ" ² اے چادر اوڑھے ہوئے، جب اپنے پیارے حبیب کے وصف رسالت کو بیان کرنا چاہا تو "إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا" ³ فرمایا کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، جب اس بات کو بیان کرنا چاہا کہ اس کے رسول کی بصارت کیسی ہے تو فرمایا: "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى" ⁴ ان کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، اپنے بندوں کو اپنے پیارے حبیب کریم کے آداب سکھانے چاہے تو فرمایا: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" ⁵ اے ایمان والو تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو، آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف عبدیت اور شکور کو ذکر کرنا چاہا تو فرمایا: "بَلِّ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ" ⁶ بلکہ اللہ کی بندگی کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کو ذکر کرنا مقصود ہوا تو فرمایا: "وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ" ⁷

بے شک آپ عظیم الشان خلق والے ہیں اور اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری عمر کو قسم اٹھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کر دیا: "إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ" ⁸ (اے حبیب) آپ کی عمر مبارک کی قسم یہ لوگ اپنی بد قسمتی میں سرگرداں ہیں۔
الغرض آپ کے وصفی اسماء قرآن مجید میں موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں جنہیں اہل محبت سمیٹ کر اپنے گلے کی مالا بنا کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی گزارتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ بعنوان "قرآن کریم میں وارد اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفہیم اور مطالعہ سیرت میں ان کی اہمیت" میں آنحضور کے اسمائے ذاتی و صفاتی کی مختلف تفاسیر و احادیث کی روشنی میں وضاحت کی جائے گی جس سے نہ صرف تفہیم اسمائے مبارکہ کا حصول ممکن ہو گا بلکہ سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی پڑے گی۔

اسم کی لغوی تفہیم:

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے یعنی اپنا معنی بتانے میں کسی اور کلمہ کا محتاج نہ ہو، یہ کسی جگہ، شخص، حیوان یا کسی چیز کی پہچان کے لئے وضع کیا جاتا ہے۔ اسم کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے مولانا وحید الزمان قاسمی القاموس الجدید میں یوں رقمطراز ہیں:

"اسم: ج اسماء (نام) شہرت، عنوان، ٹائٹل" ⁹

اسم کی تعریف میں مولانا عبدالحفیظ صاحب فرماتے ہیں:

"الاسم والاسم" وہ لفظ جو کسی جوہر یا عرض کی تعین کیلئے وضع کیا گیا ہو جمع اسماء مادہ س۔ م۔ و" ¹⁰

صاحب فیروز اللغات اسم کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

¹ Al-Muzzamil, 73:1.

² Al-Muddathir, 74:1.

³ Al-A'raf, 7:158.

⁴ Al-Najam, 53:17.

⁵ Al-Hujarāt, 49:2.

⁶ Al-Zummur, 39:66.

⁷ Al-Qalam, 68:4.

⁸ Al-Hajjar, 72:15.

9 Waḥīd al-Zamān Qāsmī, Al-Qāmūs (Lāhore: Maktabah Reḥmānīyah, 2nd Edithion 2004 AD), 19.

10 'Abdul Ḥafīz Bilālī, Miṣbah ul Lughāt (Karāchi: Mehr Muḥammad Kutub Khāna, S.N), 381.

"نام، وہ کلمہ جس سے کسی شخص، جانور، جگہ یا چیز کو پہچانا جائے جمع اسماء۔"¹
 المنجد میں اسم کی تشریح یوں کی گئی ہے:

"اسم: نام، وہ لفظ جو کسی جوہر یا عرض کی تعین کیلئے بنایا گیا ہو۔"²
 اسم کا اصطلاحی مفہوم:

"الاسم ما يعرف به الشيء ويستدل به عليه الاسم"³
 "اسم اسے کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی معرفت حاصل ہو اور اس کے سبب اس چیز پر دلالت ہو۔"
 شرح ملا جامی میں اسم کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"الاسم (عند النحاة) ما دل على معنى في نفسه غير مقترون باحد الازمنه الثلاثه"⁴
 "نحو یوں کے ہاں اسم یہ ہے جو اپنے مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں کوئی زمانہ اسکے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔"

قرآن مجید میں وارد اسماء النبی ﷺ

قرآن مجید میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے القاب و اسماء کی تعداد میں کوئی متفقہ قول ذکر نہیں کیا گیا چنانچہ بعض علماء کرام نے اللہ تعالیٰ کے ناموں کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی ننانوے نام ذکر کئے ہیں اور اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان تمام ناموں کو شمار کیا جائے جو قرآن و حدیث اور اگلی کتابوں میں مذکور ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناموں کی گنتی تین سو تک پہنچتی ہے اور بعض صوفیاء کرام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھی ایک ہزار نام ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد بھی ایک ہزار ہے یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے ساتھ محبت کی واضح دلیل ہے۔ آپ ﷺ کے ذاتی اور مشہور اسماء محمد ﷺ احمد ﷺ ذکر کرنے کے بعد آپ ﷺ کے دیگر اسماء جن کا ورود قرآن کریم میں ہوا ہے باعتبار حروف تہجی ذکر کئے جائیں گئے۔

تعارف قرآنی اسماء النبی ﷺ:

1- الحبيب محمد ﷺ (تعریف کیا ہوا)

"وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ"⁵
 "اور نبی محمد ﷺ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول۔"

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ"⁶

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔"

1 Mawlvi Feroz ud dīn, Feroz ul Lughāt Urdū (Karāchī: Feroz Sons, S.N), 94.

2 Luis Ma'lūf, Al-Munjid Arabic to Urdū, Translation: 'Abdul Ḥafiz Bililāvi (Lāhore: Khazīna Ilm o Adab, Adab, S.N), 396.

3 'Abdul Waḥid 'Attārī, 'Inaya tu Naḥw (Karāchī: Al-Madinah tu al 'Ilmiyah, 2012 AD), 13.

4 'Abdul Reḥmān Jāmī, Sharah Mulla Jāmī (Lāhore: Maktabah 'Ulūm e Islāmiyah, S.N), 18.

5 Aāl e 'Imrā, 3:144.

6 Al-Aḥzāb, 33:40

"وَأَمْنُوا بِمَا نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ"¹ اور ایمان لائے اس پر جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔
 "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ"² محمد ﷺ تو اللہ کے رسول ہیں۔

2- الحبيب احمد ﷺ (زیادہ حمد کرنے والا)

"وَمُبَشِّرٌ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ"³

"اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا۔"

3- الحبيب امی ﷺ (مخلوق سے نہ پڑھے ہوئے)

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ"⁴ "وہ جو پیروی کریں گئے اس بے پڑھے رسول کی۔"

4- الحبيب امام ﷺ (پیشوا)

"وَأَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا"⁵ ہمیں متقین کا امام (پیشوا) بنا۔"

5- الحبيب امر ﷺ (حکم دینے والا)

"وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ"⁶ "اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو۔"

6- الحبيب اولیٰ ﷺ (زیادہ نزدیک / لائق)

"النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ"⁷ "یہ نبی مؤمنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔"

7- الحبيب بشر ﷺ (خوش خبری سننے والا)

"إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا"⁸ "بے شک ہم نے آپ کو حق کیساتھ خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔"

8- الحبيب برهان ﷺ (واضح دلیل)

"يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَهُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكَ"⁹ "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل

آچکی۔"

9- الحبيب حکیم ﷺ (حکمت و دانائی والا)

"وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"¹⁰ "اور آپ لوگوں کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔"

1 Muḥammad, 47:2.

2 Faṭḥa, 48:29.

3 Al-ṣaff, 61:6.

4 Al-A'raf, 7:157

5 Al-Furqān, 25:74.

6 Al-Ḥashr, 59:7

7 Al-Aḥzāb, 33:40

8 Al-Baqarah, 2:119.

9 Al-Nisā', 4:174.

10 Aāl e 'Imrā, 3:164.

- 10- الحبيب حفيظ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (محافظ / نگران)
 "وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا" ¹
 "اور جو (اطاعت) سے منہ پھیرے تو آپکو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔"
- 11- الحبيب حجة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کامل دلیل)
 "قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ" ²
 "اے نبی فرما دیجئے اللہ ہی کیلئے ہے پکی دلیل۔"
- 12- الحبيب حریص بالمؤمنين رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مومنین کے بہت زیادہ چاہنے والے)
 "حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ" ³
 "مومنین کے نہایت چاہنے والے بہت مہربان۔"
- 13- الحبيب خاتم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا)
 "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" ⁴
 "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے آخری رسول ہیں۔"
- 14- الحبيب داعی الی اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (توحید کی طرف بلانے والے)
 "وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا" ⁵
 "اللہ کی طرف بلانے والے اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ۔"
- 15- الحبيب رسول اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (اللہ کے رسول)
 "قُلْ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا" ⁶
 "رسول بن کر آیا ہوں۔"
- 16- الحبيب رحمة للعلمين رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (عالمین کیلئے رحمت)
 "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" ⁷
 "اے نبی! ہم نے آپکو تم جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔"
- 17- الحبيب رءوف رحيم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مہربان / رحم فرمانے والا)
 "حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ" ⁸
 "مومنین کے نہایت چاہنے والے بہت مہربان۔"
- 18- الحبيب سيد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مردار)

1 Al-Nisā', 4:174.

2 Al-An'ām, 6:149.

3 Al-Tawbah, 9: 128.

4 Al-Aḥzāb, 33:40.

5 Al-Aḥzāb, 33:46.

6 Al-A'raf, 7:158

7 Al-Anmbiyā', 21:107.

8 Al-Tawbah, 9:128.

"وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ"¹ "اور سردار اور ہمیشہ کیلئے عورتوں سے بچنے والا اور ہمارے نبی خاصوں میں سے۔"

19- الحبيب سابق ﷺ (سبقت لے جانے والا)

"وَمِنْهُمْ سَابِقُ الْخَيْرِ بِإِذْنِ اللَّهِ"² "اور ان میں سے بعض اللہ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت کرنے والے۔"

20- الحبيب سراج ﷺ (آفتاب)

"وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا"³ "اللہ کی طرف بلانے والے اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ۔"

21- الحبيب شاهد ﷺ (گواہی دینا والا)

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا"⁴ "اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔"

22- الحبيب شكور ﷺ (شکر کرنے والا)

"بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ"⁵ "بلکہ اللہ ہی کی تم عبادت کرو اور ہو جاؤ شکر کرنے والوں میں سے۔"

23- الحبيب صاحب ﷺ (دوست / مددگار)

"مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى"⁶ "تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔"

24- الحبيب طاهر ﷺ (پاک کرنے والا)

"وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا"⁷ "اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔"

26- الحبيب عادل ﷺ (انصاف کرنے والا)

"وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"⁸ "اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کیساتھ فیصلہ کرو۔"

27- الحبيب عالم ﷺ (جاننے والا)

"وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ"⁹

"اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔"

1 Aāl e 'Imrā, 3:39.

2 Fāṭir, 35:32.

3 Al-Aḥzāb, 33:46.

4 Al-Aḥzāb, 33:45.

5 Al-Zumūr, 39:66.

6 Al-Najm, 53:2.

7 Al-Aḥzāb, 33:33.

8 Al-Nisā', 4:58.

9 Al-Nisā', 4:113.

28- الحبيب عزيز رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (دشوار، ناگوار)

"لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ"¹

"بیشک تمہارے پاس تشریف لائے ہیں وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔"

29- الحبيب غنى رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (غنى / سخاوت کرنے والے)

"وَجَدَكَ عَابِلًا فَأَغْنَى"²

"اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔"

30- الحبيب فاتح رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (فتح کرنے والا)

"إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا"³

"بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی۔"

31- الحبيب عبد الله رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (اللہ کا بندہ)

"وَ أَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ"⁴

"اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اسکی بندگی کرنے کھڑا ہوا۔"

32- الحبيب كلیم رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (کلام کرنے والا)

"مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَ رَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ"⁵

"ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ جسے سب درجوں میں بلند کیا۔"

33- الحبيب مصدق رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (تصدیق کرنے والا)

"وَ لَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ"⁶

"اور جب انکے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا۔"

34- الحبيب مبلغ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (اللہ کا پیغام بندوں تک پہنچانے والا)

"يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ"⁷

"اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہنچا دیں۔"

35- الحبيب مطيع رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (اطاعت گزار)

"مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ"⁸

"جس نے رسول کی اطاعت کی بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔"

36- الحبيب مؤمن رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (ایمان والا)

1 Al-Tawbah, 9:128.

2 Al-Duhā, 93:8.

3 Al-Fathā, 48:1.

4 Al-Jinn, 72:19.

5 Al-Baqarah, 2:253.

6 Al-Baqarah, 2:101.

7 Al-Mā'idah, 5:67.

8 Al-Nisā', 4:80.

"وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" ¹ "اور مجھے یہ حکم ہوا کہ ایمان والوں میں رہوں۔"

37- الحبیب مبین ﷺ (ظاہر کرنے والا)

"حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ" ² "یہاں تک ان کے پاس آگیا حق اور ظاہر کرنے والا رسول۔"

38- الحبیب منیر ﷺ (روشن چمکنے والا)

"وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا" ³ "اللہ کی طرف بلانے والے اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ۔"

39- الحبیب مزل ﷺ (چادر اوڑھنے والا)

"يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ" ⁴ "اے چادر لپیٹنے والے۔"

40- الحبیب مدرثر ﷺ (چادر اوڑھنے والا)

"يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ" ⁵ "اے کپڑے میں لپیٹنے والے۔"

41- الحبیب مذکر ﷺ (نصیت کرنے والا)

"فَذَكِّرْنَا نَمَّا أَنْتَ مُذَكِّرٌ" ⁶ "تو تم نصیحت سناؤ تم کو نصیحت سنانے والے ہو۔"

قرآن کریم میں اسم محمد ﷺ چار جگہ پر ذکر کیا گیا ہے:

i. "وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" ⁷ "اور نہیں محمد مگر اللہ کے رسول ان سے پہلے اور رسول

ہو چکے۔"

ii. "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" ⁸ "محمد تم مردوں میں سے کسی

کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور اس کے آخری نبی ہیں۔"

iii. "وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ" ⁹ "اور ایمان لے آئے جو نازل کیا گیا محمد پر۔"

iv. "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ" ¹⁰ "محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

اسم احمد ﷺ کا قرآن میں ذکر:

اسم احمد ﷺ پورے قرآن کریم میں ایک بار ذکر کیا گیا ہے۔

1 Yūnus, 10:104.

2 Al-Zakhrāf, 43:29.

3 Al-Aḥzāb, 33:46.

4 Al-Muzzamīl, 73:1.

5 Al-Muddathir, 74:1.

6 Al-Ghāshiyah, 88:21.

7 Aāl-e-Imrān, 3:144.

8 Al-Aḥzāb, 33:40.

9 Muḥammad, 47:2.

10 Fath, 48:29.

"و مَبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ"¹ اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے

میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔"

اسم "محمد" کی توضیح و تشریح:

علامہ ادریس کاندھلوی التعلیق الصبیح میں اسم محمد کی لغوی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"فالمحمد في اللغة وهو الذي يحمد حمدا بعد حمد"²

محمد کالغت میں معنی ہے وہ ذات جن کی بار بار متواتر تعریف کی جائے اور بار بار تعریف ہوتی رہے۔

اور علامہ ملا علی قاری اسم "محمد" رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہیں:

"محمد اسم مفعول من التحميد مبالغة من الوصفية إلى الاسمية --- بهذا الاسم"³

"محمد" تحمید سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کو وصفیت سے اسمیت کی طرف مبالغہ نقل کیا گیا ہے بکثرت خصائل محمودہ کی بنا پر آپ

کانام محمد رکھا گیا ہے، یا اس لیے کہ آپ کی بار بار حمد کی جاتی ہے، یا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بہت حمد کرے گا، اسی طرح ملائکہ

انبیاء اور اولیاء آپ کی حمد کریں گے، یا اس لیے کہ اولین و آخرین آپ کے حمد کریں گے اور قیامت کے دن تمام اولین و آخرین آپ

کی حمد کے جھنڈے تلے جمع ہونگے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر والوں کے دل میں یہ الہام کیا کہ آپ کا نام محمد رکھیں۔

مذکورہ عبارات میں اسم محمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال مطلق ہونے کی دلیل ہے حمد کسی حسن اور کمال پر کی جاتی ہے اور آپ علیہ

الصلاة والسلام علی الاطلاق محمد ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علی الاطلاق حسن کمال ہیں اگر آپ میں کسی وجہ یا کسی اعتبار سے کوئی عیب

یا نقص ہوتا تو آپ علی الاطلاق محمد نہ ہوتے کیونکہ نقص اور عیب کی مذمت ہوتی ہے حمد نہیں ہوتی۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمد، حمد سے ماخوذ ہے اور مفعول کا صیغہ ہے۔ اس کا معنی ہے بہت زیادہ حمد کیا ہوا آپ صلی اللہ

علیہ وسلم اس اسم کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایسی حمد کی جو کسی اور کی نہیں کی اور آپ کو وہ محامد عطاء کئے ہیں جو کسی

اور کو عطاء نہیں کیے، اور قیامت کے دن آپ کو وہ چیزیں الہام کرے گا جو کسی اور کو الہام نہیں کرے گا جس شخص میں خصال محمودہ

کامل ہوں اس کو 'محمد' کہا جاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ باب تکثیر کے لئے ہے یعنی جسکی بہت زیادہ حمد کی جائے وہ محمد ہے۔

اسم 'احمد' کی توضیح و تشریح:

احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے تمام حمد کرنے والوں سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا آپ ہی

کے ہاتھ میں ہوگا، میدان حشر میں آپ ہی کی حمد مشہور ہوگی اور مقام محمود پر آپ ہی فائز ہوں گے۔ امام محمد مہدی فاسی علیہ الرحمہ احمد

کا معنی بیان کرتے ہوئے "مطالع المسرات" میں یوں رقمطراز ہیں۔

"فهو احمد المحمودين واحمد الحامدين معه لواء الحمد يوم القيامة--- بصفة الحمد"⁴

وہ تمام تعریف کیے ہوؤں سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں اور تمام تعریف کرنے والوں سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں، ان

¹ Al-ṣaff, 62:6.

² Idrees Kāndhlvī, Al-T'liq al-ṣabīḥ (Lāhore: Maktabah 'Uthmāniyah, 2003AD), 54/1.

³ Mulla 'Alī Qārī, Jam' ul-Wasā'il Fī Sharḥ al-Shūmāil (Egypt: Matba' al-Sharfiyah, 1318 AH), 125/1.

⁴ Imām Muḥammad Mehdi Fāsī, Muṭālī' al-Misrāt (Beirut: Dār al-Fikr, 2005 AD), 74.

کے ساتھ قیامت کے دن لواءِ حمد ہو گا تاکہ 'حمد' اپنی کمال کو پہنچ جائے اور آپ اس مقام پر صفتِ حمد کیساتھ مشہور ہوں گے۔
اسم "احمد" کی اہمیت میں ابو نعیم نے (دلائل النبوة) میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک جب موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری گئی انہوں نے اس کو پڑھا تو تورات میں اس امت کا ذکر پایا تو عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے الواح (تورات) میں ایک امت کا ذکر پایا ہے وہ پیچھے آنے والی آگے نکلنے والی ہے تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے۔"

'احمد' ایسا نام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے جب سے یہ دنیا معرض وجود میں آئی ہے کسی شخص کا نام احمد نہیں ہوا اور نہ ہی آپ کی ظاہری زندگی میں کسی کا نام احمد رکھا گیا۔ اور اس بات کا ذکر علامہ جلال الدین سیوطی کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔

"تقدم انه لم يسمي احد باحمد قبل النبي صلى الله عليه وسلم منذ --- في حياته"¹
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے جب سے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے کسی نے بھی احمد نام نہیں رکھا اور نہ ہی آپ کی ظاہری زندگی میں کسی کا نام احمد رکھا گیا۔"

احادیث میں منقول اسماء النبی ﷺ

رسول اکرم ﷺ کے بعض اسماء ایسے ہیں جن کا ورود احادیث مبارکہ میں ہوا ہے جن کا ذکر خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، یہ اسماء آپ کی عظمت و شان اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں ان اسماء میں سے بعض درج ذیل ہیں:

- | | | | |
|---|-----------------------------------|---|--------------------------------|
| 1 | سیدنا محمد ﷺ (تعریف کیا ہوا) | 2 | سیدنا احمد ﷺ (تعریف کرنے والا) |
| 3 | سیدنا الحاشر ﷺ (جمع کرنے والا) | 4 | سیدنا الماحی ﷺ (مٹانے والا) |
| 5 | سیدنا العاقب ﷺ (آخر میں آنے والا) | | |

"عن جبیر بن مطعم قال: قال رسول الله ﷺ: لي خمسست أسماء: انا، محمد، وأحمد، --- الخ"²
"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹا دے گا، میں حاشر ہوں سب لوگ میرے پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب آخر میں آنے والا) ہوں۔"

حضور نبی کریم ﷺ کے اسماء میں سے محمد ﷺ اور احمد آپ کے ذاتی ناموں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جس طرح ایک حدیث میں منقول ہے کہ آسمانوں پر میرا نام احمد اور زمین پر محمد ہے۔ ماحی اور حاشر کی وضاحت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث میں خود فرمادی کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی تبلیغ کا عرصہ دیگر انبیاء علیہم

¹ Abū Na'im Aṣṣḥānī, Dalā'il un Nabuwat (Haydrabad: Majlis Dā'irah Ma'ārif 'Uthmāniyah, 1995 AD), 165/2.

² Muḥammad bin 'Ismā'il Bukhārī, Al-Jamī' al-ṣāḥiḥ (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1997 AD), Ḥadīth No: 3339, 117/3.

اسلام کی نسبت بہت قلیل ہے لیکن اس قلیل عرصہ میں عرب سے کفر کو جڑ سے اُکھڑ دیا خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک بڑی جماعت تیاری ہو چکی تھی جو نہ صرف خود توحید پرست تھے بلکہ علم توحید بلند کیے ہوئے کفر کے ایوانوں میں لرزہ برپا کرنے کو تیار تھے۔ یہی وجہ ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں کفر کی کمر لٹوٹ چکی تھی اور سلطنت اسلامیہ کا لشکر عرب سے نکل کر عجم میں داخل ہو چکا تھا۔ حاشر کی وضاحت بھی اس حدیث میں خود ہی فرمادی کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت تمام اُمم کو میرے قدموں میں جمع کر دے گا اور میری جمیعت میں تمام لوگ اٹھائیں جائیں گئے اور یہ بات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و تکریم میں روز قیامت اضافہ کا باعث ہوگی۔ عاقب کا معنی ہے آخر میں آنے والا یعنی آپ ﷺ تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں آپ کے بعد دوسرا کوئی اور نبی نہیں آسکتا جس طرح نصوص و دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

6 سیدنا المقفی ﷺ (بعد میں آنے والا) 7 سیدنا النبی التوبہ ﷺ (توبہ کرنے والے)

8 سیدنا النبی الرحمة ﷺ (رحمت والے نبی)

"عن ابی موسیٰ الأشعری قال: کان رسول اللہ ﷺ یسعی لنا نفسہ اللہ أسماء --- الخ"¹

"حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی (یعنی بعد میں آنے والا)، حاشر (جس کی پیروی میں روز حشر سب لوگ جمع کیے جائیں گے) نبی

التوبہ (اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت رجوع کرنے والا) اور نبی الرحمة (رحمتیں بانٹنے والا نبی) ہوں۔"

مقفی کا معنی ہے بعد میں آنے والا آپ ﷺ دیگر انبیاء کی بنسبت بعد میں آئے ہیں اس لیے آپ مقفی ہیں اور نبی التوبہ کا معنی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہمیشہ رجوع کرنے والے باوجود اسکے کہ جملہ انبیاء علیہ السلام معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں پھر بھی ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمارے نبی ﷺ نبی التوبہ ہیں کوئی بھی لمحہ خالی نہیں گیا کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کی طرف رجوع نہ کیا ہو۔ کسی بھی غم پریشانی اور اپنی امت کیلئے ہر وقت اپنے رب کی طرف رجوع کیا، نبی الرحمة، کا معنی رحمت والے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سر اپار رحمت بنا کر بھیجے گئے (وما ارسلناک الا رحمة للعالمین) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

9 سیدنا الروف الرحیم ﷺ (مہربانی و رحم کرنے والا)

"عن جبیر بن مطعم عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ قال: ان لی اسماء: انا محمد، --- الخ"²

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی اسماء ہیں: میں

محمد ہوں، احمد ہوں، ماجی ہوں کیوں کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر

1 Muslim bin al-Hajjāj al-Qushērī, Al-Jāmi' al-ṣāḥih (Beirut: Dār al-Kutub al-Ilmiyah, 2005 AD), Ḥadith No: 2355, 225/4.

2 Aḥmad bin Ḥussain al-baḥiqī, Sho'ab al-Imān (Karāchī: Maktabah al-Bashrī, 2005 AD), Ḥadith No: 1398, 187/2.

میرے قدموں میں ہو گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب اسے کہتے ہیں کہ جسکے بعد کوئی نبی نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا اسم گرامی روف ورحیم رکھا ہے۔"

روف ورحیم یعنی انتہائی شفقت و مہربانی فرمانے والے اور یہ الفاظ آپ کے لیے قرآن مجید میں بھی استعمال ہوئے ہیں کہ آپ مومنین کے ساتھ بڑی محبت فرمانے والے اور کمال لطف و کرم فرمانے والے ہیں (حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ) یعنی آپ مومنین کے ساتھ اس بات پر حریص ہیں کوئی بغیر ایمان کے اس دنیا سے نہ جائے اور کوئی دوزخ میں نہ جائے اور ایمان والوں کے ساتھ بڑی مہربانی اور رحم والا معاملہ فرمانے والے ہیں۔

10 سیدنا القاسم ﷺ (تقسیم کرنے والا)

"عن معاويته قال: سمعت النبي ﷺ يقول: من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين --- الخ"¹
 "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمادیتا ہے، بے شک میں قاسم (یعنی تقسیم کرنے والا) ہوں جبکہ (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔"

قاسم کا مطلب ہے تقسیم کرنے والا اس میں کسی قسم کی کوئی تخصیص نہیں کہ یہ عطاء کرتے ہیں اور یہ عطاء نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ جو کچھ بھی مخلوق کو دیتا ہے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے ذریعے دیتا ہے اس لئے کہ اللہ عطاء کرنے والا اور آپ ﷺ تقسیم کرنے والے ہیں۔

11 سیدنا المبلغ ﷺ (تبلیغ کرنے والا)

"عن معاويه بن ابی سفیان أن رسول الله ﷺ قال: انا مبلغ، والله يهدي، وانما --- الخ"²
 "حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ہی مبلغ (اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے والا ہوں) اور اللہ تعالیٰ ہدایت عطاء فرماتا ہے اور بے شک میں قاسم یعنی تقسیم کرنے والا ہوں اور (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔"

مبلغ کا معنی ہوتا ہے پہنچانے والا۔ بایں معنی اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو مخلوق خدا تک پہنچانے والے ہیں۔ اس فریضہ کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بخوبی سرانجام دیا حتیٰ کہ اس پیغام کو پہنچاتے ہوئے آپ کو طرح طرح کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ کبھی طوفانف کی وادیوں میں پتھر کھاتے نظر آئے تو کبھی اپنا آبائی وطن مکہ چھوڑنے پر مجبور کیے گئے۔ اسی مقصد کیلئے کبھی تو آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا مگر ہر حال میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہر ایک تک پہنچایا اور آپ مبلغ کہلائے۔

12 سیدنا صادق مصدوق ﷺ (سچا، سچے قرار دیئے ہوئے)

"عن ابی ہریرہ قال: سمعت الصادق المصدق"³

1Muhammad bin 'Ismā'il Bukhārī, Al-Jami' al-ṣaḥīḥ, Ḥadīth No: 17, 456/1.

2Muhammad bin 'Ismā'il Bukhārī, Al-Tārikh al-Kabīr (Karāchī: Qadīmī Kutub Khāna, 2001 AD), Ḥadīth No: 44, 521/7.

3 Muhammad bin 'Ismā'il Bukhārī, Al-Jami' al-ṣaḥīḥ (Labnān: Dār al-Fikr, 2001 AD), Ḥadīth No: 6649, 521/6.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ میں نے (اپنے محبوب) صادق وصدوق ﷺ (سچے اور سچا قرار دیئے جانے والے) سے سنا۔"

صادق کا مطلب ہے ہمیشہ سچ بولنے والا اور انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیات میں سے ہے ہمیشہ حق اور سچ بات کہتے ہیں اور آپ ﷺ کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔ (وما ينطق عن الهوى) اور وہ اپنی مرضی سے کچھ بولتے ہی نہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہی بیان کرتے ہیں اور سچ بات کہنے میں دریغ نہیں کرتے چاہے اس میں مخالفین کی طرف سے نقصان کا کتنا ہی خدشہ کیوں نہ ہو اس بنیاد پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ الصدق ينجي والكذب يهلك یعنی سچ نجات دیتا اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔

13 سيدنا الخاتم النبیین ﷺ (خاتم النبیین)

"عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ ﷺ قال: ان مثلی مثل الانبیاء --- وأنا خاتم النبیین"¹

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا لیکن ایک گوشہ میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میں باب نبوت ہمیشہ کے لیے بند کر دینے والا ہوں)۔"

خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اس بات کو اس حدیث میں بہت ہی خوبصورت مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ جس طرح ایک مکان مکمل تیار ہو چکا اب اس میں کسی بھی طرح کی کوئی گنجائش نہیں سوائے ایک اینٹ کے تو قصر نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

14 سيدنا الامین ﷺ (امانت والا)

"عن ابی سعید الخدری فی روایت طویل: قال النبی ﷺ: ألا تامنون فی وأنا امین --- الخ"²

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اس آسمان کی خبریں تو صبح و شام میرے پاس آتی رہتی ہیں۔"

امین کا معنی ہے امانت دار اور آپ ﷺ سے بڑھ کر کون امین ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں آپ خود ہی فرما رہے ہیں میرے پاس صبح و شام آسمانوں کی خبریں آتیں اور میں اس پر امین ہوں ایک حدیث کے مفہوم میں ہے جس نے امانت میں خیانت کی وہ ہم میں سے نہیں آپ ﷺ اعلان نبوت سے پہلے ہی صادق و امین کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ تعلیم امت کے لئے اپنے امتیوں کو بھی امانت کی ترغیب دلائی۔

15 سيدنا الشکور ﷺ (شکر کرنے والا)

"عن المغيرة يقول: قام النبی ﷺ حتی تورمت قدماه فقیل له: غفر الله --- عبد الشکور"¹

1Ahmad bin Sho'aib al-Nisāi, Al-Sunan (Lāhore: Al-Mizān Nāshir, 2004 AD), Ḥadith No: 5644, 424/6.

2 Ahmad bin Ḥanbal, Al-Musnad (Karāchī: Maktabah al-Bashrī, 1999 AD), Ḥadith No: 251, 560/4.

"حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ راتوں کو اس درجہ کا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ پس آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے۔ (تو اب اتنا قیام کیوں فرمایا جاتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے رب کا عبد الشکور (شکر گزار بندہ) نہ ہوں۔"

شکور کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا۔ آپ ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے جس طرح اسی حدیث میں واضح ہے کہ کثرت عبادت و قیام سے آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے لیکن آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

16 سیدنا التوکل ﷺ (توکل کرنے والا)

"عن عطاء بن یسار قال: لقيت عبد الله بن عمرو بن العاص قلن: أخبرني عن صفة رسول الله في التوراة؟ قال: أجل، والله، انه لموصوف في التوراة ببعض --- بالسيرة السيئة"²

"حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی وہ تعریف بیان فرمائیں جو تورات میں بھی ہو۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، تو رات میں بھی آپ ﷺ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں بھی ہیں، یعنی اے نبی (مکرم) بے شک ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ ان پڑھوں کی جائے پناہ، اور میرے (محبوب) بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے کیونکہ آپ ترش رو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی کر دے اور وہ یہ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ اس (ہستی) کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔"

متوکل کا مطلب ہے توکل یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے جملہ امور میں اپنے رب پر یقین کرنے والے ہیں۔ کسی بھی موقع پر آپ ﷺ نے اپنے رب پر یقین کو نہیں چھوڑا خصوصاً اس وقت جب آپ کفار مکہ اور مشرکین عرب کی طرف سے اذیت کا شکار ہوئے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں اپنے تمام امور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ اپنے تمام غزوات میں ہمیشہ اپنے خالق پر ہی بھروسہ کیا۔ اس حدیث میں شاہد و مبشر اور نذیر آپ کی ایسی صفات ہیں جو تورات میں بھی ذکر کی گئی ہیں کہ آپ ﷺ روز قیامت لوگوں پر گواہ ہوں گے، لوگوں کو جنت کی خوشخبری سنانے والے اور دوزخ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔

1Muhammad bin Yazid al-Qazvini Ibn e Majjah, Al-Sunan (Beirut: Al-Maktabah al-Ilmiyah, 1999 AD), Hadith No: 456, 351/1.

2Muhammad bin Jarir Tabri, Jami' al-Biyan 'An Ta'wil Ayyie al-Quran (Labnan: Dar al-Fikr, 1995 AD), 635.

17 سیدنا ابر (زیادہ نیک) 18 سیدنا اتقی (زیادہ ڈرنے والا)

"عن جابر وابن عباسؓ قالاً: قدم النبي ﷺ صباح رابعة من ذى الحبة --- وأتقى الله منهم"¹
 "حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ چار ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) تشریف آور ہوئے۔۔۔ پھر آگے طویل حدیث بیان کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ اس طرح کہتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی قسم میں ابر (یعنی سب سے زیادہ نیک) اور اتقی اللہ (یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں)۔"

ابر اور اتقی اسم تفضیل کے صیغے ہیں انکا مطلب ہے زیادہ نیکیاں کرنے والا زیادہ پرہیز کرنے والا آپ ﷺ سے بڑھ کر اس کائنات میں کوئی متقی و پرہیزگار اور نیک نہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزرا اسلئے آپ ﷺ ابر اور اتقی ہیں۔

19 سیدنا الرحیم ﷺ (رحم دل) 20 سیدنا الرقیق ﷺ (نرم دل)

"عن مالک بن الحویرث قال: کان رسول الله ﷺ رحيما رقيقا"²
 "حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رحیم (یعنی نہایت رحمدل) اور رقیق (یعنی نہایت نرم دل) تھے۔"

رحیم اور رقیق رحمدل اور نرم دل آپ ﷺ طبعاً ان صفات سے متصف ہیں معاملہ انسانوں کا ہو یا جانوروں، حیوانات، یا جمادات کا کسی بھی طرح آپ سے کسی کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔ احادیث مبارکہ میں ایسی بیشمار مثالیں موجود ہیں آپ کے پاس انسان تو کیا جانور بھی حاجت روائی کیلئے آئے۔ جس طرح ایک مرتبہ سفر میں صحابہ اکرام نے ایک پرندے کے بچے کو اسکے گھونسلے سے اٹھالیا تو اسکی ماں شور مچانے لگی آپ ﷺ اس کی بات سمجھ گئے اور فرمایا کس نے اسکے بچے کو اٹھایا واپس اسکے گھونسلے میں رکھے اس طرح سینکڑوں واقعات آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمدلی اور رقت قلب کے بھرے پڑے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف پرندوں کے ساتھ حیوانوں کے ساتھ جانوروں کے ساتھ محبت فرمانے والے ہیں۔

21 سیدنا الرحمة ﷺ (رحمت والا)

"عن ابی ہریرۃ قال: قيل: يا رسول الله ﷺ، ادع على المشركين قال: انى لم أبعث --- رحمة"³
 "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ مشرکین کے خلاف دعا کیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

22 سیدنا الشفع ﷺ (شفاعت کرنے والا)

1 Aḥmad bin Ḥussain al-baheiqī, Al-Sunan al-Kubrā (Beirūt: Dār Ehyā al-Turāth al-‘Arbī, 2007 AD), Ḥadith No: 11202, 285/6.

2 Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushērī, Al-Jāmi‘ al-ṣaḥīḥ (Riyāḍ: Dār al-Salām al-Nashr, 1999 AD), Ḥadith No: 674, 625/1.

3 Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushērī, Al-Jāmi‘ al-ṣaḥīḥ, Ḥadith No: 2599, 725/4.

"عن ابی بن کعبؓ عن النبی ﷺ قال: اذ کان یوم القیامة کنت --- شفاعتهم غیر فخر" (14)
 "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں ہی اما
 م النبیین خطیب اور شفیع (یعنی شفاعت کا آغاز کرنے والا) ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔"
 صاحب شفاعت آپ ﷺ کا یہ ایسا اسم ہے جس کا ظہور روز قیامت ہو گا جب لوگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپ رہے ہوں گے اور
 کسی کو اسکے سامنے سر اٹھانے کی جرات نہ ہوگی تب آپ مومنین کی شفاعت فرمائیں گے اور جملہ انبیاء کی آپ ﷺ نے معجزہ معراج
 کے وقت امامت بھی فرمائی اس لیے آپ امام الانبیاء بھی کہلائے۔

23 سیدنا الحبيب الله (الله تعالى کا حبیب)

"عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: ألا وأنا حبيب الله ولا فخر --- الخ" (15)
 "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! میں ہی
 حبیب اللہ ہوں اور میں یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں حامل لواء الحمد ہوں اور میں یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن
 اول شافع بھی میں ہوں اور اول مشفع میں ہی ہوں اور میں یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ سب سے پہلے جنت کا دروازہ
 کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے ہی اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے
 ساتھ فقراء اور غرباء مومن ہوں گے اور میں یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ میں ہی اکرم الاولین والاخرین (یعنی اولین و
 آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا) ہوں لیکن میں یہ فخر یہ نہیں کہتا۔"

حبیب اللہ، اللہ تعالیٰ کے محبوب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایسا صفاتی نام ہے جو دیگر انبیاء کی طرح آپ کیلئے خاص اور منفرد
 ہے۔ جس طرح ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ اور آپ ﷺ حبیب اللہ ہیں۔

24 سیدنا رسول العالمین ﷺ (تمام جہانوں کا رسول)

"عن أبي موسى الأشعري قال: خرج أبو طالب الى الشام، وخرج معه النبي --- الخ" (16)
 "حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے
 سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچ کر وہ سواریوں سے
 اترے اور انہوں نے اپنی سواریوں کے کجاوے کھول دیئے۔ تو راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے
 قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ ان کے پاس آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف
 کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ
 راہب ان کے درمیان چلتا گئے یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دست
 اقدس پکڑ کر کہا: یہ سید العالمین اور رسول رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں رحمت للعالمین (یعنی تمام جہانوں
 کے لیے رحمت) بنا کر مبعوث فرمائے گا۔"

1 Muḥammad bin 'Īsā Tirmizī, Al-Sunan, Ḥadīth No: 3616, 466/5.

2 'Abdullah bin Muḥammad Abī Shebah, Al-Muṣannaf (Egypt: 'Alam al- Kutub, 2008 AD), Ḥadīth No: 31733, 715/6.

سید العالمین رسول رب العالمین، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کا سردار اور رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (وما ارسلناک الا رحمت اللعالمین)۔ اے نبی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اسلیے آپ جملہ مخلوقات کے رسول بھی ہیں اور سردار بھی ہیں۔

25 سیدنا المبشر ﷺ (خوشخبری دینے والا)

"عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: أنا أولهم خروجاً، وأنا قاندهم اذ وفدوا۔۔۔ الخ"¹

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے اول میں (اپنی قبر انور سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا میرے ارد گرد اس روز ہزاروں خادم پھریں گے گویا وہ گرد غبار سے محفوظ سفید انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔"

26 سیدنا خاتم النبیین ﷺ (آخری نبی)

"عن ثوبان قال: قال رسول الله ﷺ: أنا خاتم النبیین لا نبی بعدی"²

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کسی صورت میں نہ ظلی نہ بروزی نہ کسی اور صورت میں۔

27 سیدنا الفاتح ﷺ (فتح کرنے والا)

"عن عمر بن الخطاب قال: قال النبی ﷺ: انما بعثت فاتحاً،۔۔۔ جوامع الکلم وفواتح"³

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے فاتح اور خاتم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے جوامع الکلم اور فواتح الکلم عطا کی گئی ہے۔"

فاتح اسم فاعل کا صیغہ ہے اسکا معنی ہے فتح کرنے والا اسکے مختلف معنی مراد ہو سکتے ہیں کہ آپ دلوں کو فتح کرنے والے ہیں۔ جو مقصد نبوت کا فریضہ آپ کو ملا اسے فتح کرنے والے یا کافروں پر فتح پانے والے۔ بہر حال جو معنی بھی مراد لیا جائے وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق آتا ہے۔

28 سیدنا قائد المرسلین ﷺ (تمام رسولوں کے قائد)

"عن جابر أن النبی ﷺ قال: أنا قائد المرسلین ولا فخر، وأنا خاتم۔۔۔ ومشفع ولا فخر"⁴

¹ Muḥammad bin 'Isā Tirmizī, Al-Sunan, Ḥadith No: 2219, 544/4.

² Aḥmad bin Ḥussain al-baheiqī, Sho'ab al Īmān, Ḥadith No: 5202, 782/4.

³ Sulaimān bin Ash'ath, Al-Sunan, hadith No: 2949, 637/3.

⁴ Aḥmad bin Ḥussain al-baheiqī, Sho'ab al, Ḥadith No: 5202, 782/4.

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی قائد المرسلین ہوں اور یہ فخر نہیں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں ہی سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا ہوں جسکی شفاعت قبول کی جائے گی اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔"

سیدنا الشاہد ﷺ (گو اہی دینے والا) 29

"عن أنس في رواية أحد قال: قال رسول الله ﷺ: أنا شامد عليكم اليوم"¹

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اُحد کی روایت میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آج کے دن (بھی) تمہارے اوپر شاہد (گواہ) ہوں۔"

سیدنا طہ ﷺ (طہ) 31 سیدنا یسین ﷺ (یسین) 30

"عن أبي الطفيل قال: قال رسول الله ﷺ: ان لي عند ربی عشرة أسماء: --- وطه، ويس"²

"حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد، احمد، ابو القاسم، فاتح، خاتم، عاقب (یعنی تمام انبیاء کے بعد آنے والا، حاشر (یعنی جمع کرنے والا)، ماجی (یعنی گناہوں کو مٹانے والا) اور طہ اور یس ہوں۔"

سیدنا امام المرسلین ﷺ (تمام رسولوں کا امام) 32

"عن جابر بن عبد الله قال: قال: رسول الله ﷺ: أنا أحمد، وأنا محمد، --- شفاعتهم"³

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں، میں محمد ہوں اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگوں کو میری پیروی میں ہی (روز حشر) جمع کیا جائے گا، اور میں ماجی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، اور قیامت کے دن لواء الحمد (یعنی حمد کا جھنڈا) میرے پاس ہی ہو گا، اور میں امام المرسلین (یعنی جملہ رسولوں کا امام) اور صاحب شفاعت (تمام انبیاء اور ان کی جملہ امتوں کی) کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔"

سیدنا حی ﷺ (حیا کرنے والا) 34 سیدنا الکریم ﷺ (عزت والا) 33

"عن ام سلمته قالت: كان رسول الله ﷺ حبيبا كريما يستحي"⁴

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ حی (صاحب حیاء) اور کریم (اور بہت زیادہ معزز تھے)۔"

¹ Abdur Rehman al-Dārmī, Al-Sunan (Lāhore: Islāmī Kutub Khāna, S.N), Ḥadith No: 49, 543/1.

² Muḥammad bin ‘Abdullah Neshāpūrī, Al-Mustadrak (Lāhore: Maṭba‘ Ilmī, 1998 AD), hadith No: 1351, 236/1.

³ Abū Na‘īm Aṣḥfānī, Dalāil un Nabuwat (Karāchī: Maktabah al-Bashrī, 2001 AD), Ḥadith No: 20, 728/1.

⁴ Shams ud Dīn Al-Zahbī, Mīzān ul I’tedāl (Beirūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyah, S.N), Hadith No: 2052, 447/3.

ہمارے آقا ﷺ بہت زیادہ حیاء فرمانے والے تھے۔ حتیٰ کہ ایک کنواری عورت جو خیمہ میں ہو اس سے بھی زیادہ حیاء فرمانے والے تھے۔ کسی کو کوئی بات کہنے میں حیاء محسوس کرتے جس طرح بعض لوگ آپ ﷺ کے گھر کھانا کھانے کے بعد باتوں میں مصروف ہو جاتے۔ لیکن آپ ﷺ حیاء کی وجہ سے انہوں منع نہ کرتے لیکن اس جگہ پر قرآن نازل ہوتا ہے مفہوم قرآن ہے۔ اے ایمان والو! جب تم کھانا کھا چکا تو اپنے گھروں میں چلے جایا کرو ادھر باتوں میں مصروف نہ ہو اگر وہ اس سے میرے نبی کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ تمہیں منع بھی نہیں کرتے۔

من جملہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسماء ایسے ہیں جو قرآن مجید میں بھی موجود ہیں اور احادیث میں خود اپنے لیے فرمائے ہیں ان میں سے محمد، احمد، خاتم النبیین، رؤف الرحیم، رحمت اللعالمین، طہ، یسین ہیں۔ اور بعض اسماء وہ ہیں جو قرآن مجید میں ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر کتب سماویہ میں بھی ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے شاہد، مبشر، نذیر، احمد، احید قابل ذکر ہیں اور بعض صفات ایسی ہیں جن کو صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود پایا تو ان کو ذکر کر دیا جیسے حی اور کریم کچھ ایسی صفات ہیں جو خاص طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے متعلق ذکر کیں مثلاً جوامع العلم، فواجح، حاشر اور بعض اسماء وہ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں لیکن ان کا ظہور روز قیامت ہو گا ان میں سے صاحب شفاعت، صاحب لواء الحمد، قائد المرسلین اور امام النبیین ہیں۔ الغرض اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کو مختلف القاب و صفات کے ساتھ متصف کر کے آپ کی شان رفعت کو بڑھایا ہے، یہ رفعت تا قیامت بڑھتی ہی جائے گی اور روز قیامت سب پر عیاں ہو جائے گی۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ محمد و احمد آپ کے ذاتی مشہور اسماء میں شمار کیے جاتے ہیں اسم محمد کا تذکرہ قرآن مجید میں چار اور احمد کا ایک مرتبہ ہوا ہے۔ اسماء گرامی محمد و احمد ذاتی بھی ہیں اور صفاتی بھی اس لیے کے وصفیت اور علمیت کے منافی کوئی چیز نہیں پائی گئی ان میں سے ہر دو کا (ذات و صفات) کا قصد کیا جاسکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں محمد کو احمد پر مقدم رکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد احمد سے زیادہ مشہور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازلا ابدال محمد ہیں تعریف کیے ہوئے ہیں اور تعریف ہمیشہ حسن اور کمال کی جاتی ہے اس لیے آپ ہمیشہ سے حسن کمال ہیں بلکہ تمام محاسن و کمالات کی اصل ہیں۔ احمد کے معانی میں سے یہ ہے کہ آپ اپنے رب کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں ایسی حمد جو آپ سے پہلے نہ کسی نے نہ کر سکے گا یہاں تک کہ آپ صاحب لواء الحمد ہو جائیں گے اس طرح آپ مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم 'احمد' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ذکر کیا گیا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا حصہ بنا دیا ہے۔

آپ ﷺ کے یہ تمام اسماء قرآن مجید میں ذکر کئے گئے ہیں یہ نام اپنے مسمیٰ پر صادق آتے ہیں اس سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب مکرم ﷺ قربت کا اظہار ہو رہا ہے بلکہ ان اسماء کے ذریعے سیرت رسول اکرم ﷺ کے مختلف پہلو بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ کثرت اسماء والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے جزئیات و کلیات، حرکات و سکنات، خلوت و جلوت کے واقعات، کلمات طیبات اور عادات مبارکات کا ذخیرہ اس وثوق و استناد، اس تسلسل و دوام اور اس تفصیل و تدقیق کے ساتھ محفوظ رکھا اور رکھوایا گیا کہ جس کی نظیر تاریخ انسانی میں انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر مشاہیر عالم، عظماء انسانیت، فاتحین ممالک، مؤسسين سلطنت و مملکت، مصلحین اقوام و امم، مدونین فنون اور ناشرین علم کے کسی طبقہ میں نہیں ملتی۔ دنیائے انسانیت میں کسی بھی عظیم المرتب ہستی کے حالات زندگی، معمولات زندگی، انداز و اطوار، مزاج و رجحان، حرکات و سکنات، نشست و برخاست اور عادات و خیالات اتنے کامل و مدلل طریقہ پر نہیں کہ اسماء مبارکہ کے مطالعہ سے

ہی زندگی کے حالات روز روشن کی طرح عیاں ہوں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک جزئیہ تحریری شکل میں دنیا کے سامنے ہے یہاں تک کہ آپ سے متعلق افراد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اشیاء کی تفصیل بھی سند کے ساتھ سیرت و تاریخ میں ہر خاص و عام کو مل جائیں گی۔ اسی وجہ سے تعارف کے طور پر صرف ان اسماء کو موضوع سخن بنایا گیا جن ورود قرآن کریم میں ہوا ہے۔

خلاصہ البحث

کائنات میں بہت سارے لوگ آئے ان کی رشد و ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اکرم علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ان انبیاء الرسل میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تک الرسل فضلنا کے تحت بعض کو بعض پر فضیلت عطاء کی اسی فضیلت میں سے جو عزت و عظمت کا تاج اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں ﷺ کے سر پر سجایا ہے اس اظہار کا قرآنی آیات سے ظاہر ہے۔ اسکے علاوہ کسی کا بار بار تذکرہ کیا جانا اور اسکا صفات کیساتھ متصف ہونا عظمت بزرگی کی دلیل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذاتی ناموں کے علاوہ بہت سارے صفاتی ناموں کے ساتھ یاد کیا ہے اور صفاتی نام سے مراد یہ ہے کہ وہ وصف، خصوصیت جس میں موجود ہو اس کا اظہار اس کے اسم سے کیا جائے، اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسم بامسمیٰ ہیں اس لئے کہ جو اسم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے وہ آپ کے اسی وصف کو ظاہر کر رہا جو آپ میں موجود ہے۔

آپ ﷺ کے قرآن مجید میں اسماء والقباب کی کثرت نام والے (محبوب) کی فضیلت و بزرگی کی دلیل ہے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کی آئینہ دار ہے جن میں غور و فکر کرنے اور انکے معانی و مفاہیم کو سمجھنے سے آپ ﷺ کے اخلاق و عادات کا پتہ چلتا ہے۔ ان اسماء میں سے بعض کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتی زندگی کے ساتھ ہے جیسے مبلغ الرسالہ، داعی الی اللہ اور افصح و فصیح ان اسماء سے صاف ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے والے، لوگوں کو توحید کی طرف بلانے والے اور شیریں کلام، فصیح زبان والے ہیں۔ بعض اسماء سے ایمانی پہلو اجاگر ہوتے ہیں جیسے آپ کے اسم "خاتم النبیین" سے ہی ظاہر ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور اس پر ایمان لانا فرض عین ہے۔ کچھ اسماء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے آئینہ دار ہیں جیسے رؤف الرحیم، صادق و امین سے ظاہر ہے کہ آپ محبت کرنے والے شفقت فرمانے والے ہمیشہ سچ بولنے والے امانت دار ہیں۔ اسی طرح ہر نام اپنے اندر معنی و مفہوم کا ایک خزانہ چھپائے ہوئے ہے۔

تجاویز و آراء

1. اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق صحیح اور غیر صحیح احادیث میں فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔
2. قرآن کریم میں وارد اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتب سیرت میں علیحدہ ذکر کرنا چاہیے۔
3. اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مزید سیرت طیبہ کی روشنی میں توضیح و تشریح کی ضرورت ہے۔
4. ابتدائی جماعتوں سے ہی سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات و اہمیت کو بھی حسب ضرورت نصاب کی زینت بنانا چاہئے۔

5. اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے معاشرے میں اسمائے ذاتی "محمد" و "احمد" کے علاوہ وصفی اسماء پر بچوں کے نام رکھنے کی فضیلت و اہمیت پر ترغیب دلائی جائے تاکہ آنے والی نسلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ پیدا ہو۔
6. اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختلف حالات و واقعات کے ساتھ مطالعہ کیا جانا چاہیے اور اس حوالہ سے سمینار بھی منعقد ہوں۔
7. اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے سیرت طیبہ سے رہنمائی لیتے ہوئے سرکاری و غیر سرکاری سطح پر عوام میں آگہی کی ضرورت ہے۔
8. علماء اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے عظیم موضوع کو اپنے خطبات کا حصہ بنائیں۔
9. اسمائے ذاتی کے علاوہ صفاتی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نام رکھنے کی طرف ترغیب دلائی جائے۔
10. قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف القابات و اوصاف پر مبنی اسماء گرامی کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔